

# 1 عمومی جائزہ

اس رپورٹ میں کیا گیا تجزیہ دوسری سہ ماہی کے آخر تک کا ہے اور اس میں جولائی تا دسمبر مالی سال 12ء کی مدت کا احاطہ کیا گیا ہے۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے				
م 12ء	م 11ء	م 10ء		
شرح نمو (فیصد)				
0.8	-2.0	-0.8	جولائی تا دسمبر	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
3.9	18.9	-4.0	جولائی تا دسمبر	برآمدات (ایف او بی - وفاقی دفتر شماریات)
18.9	19.4	-16.3	جولائی تا دسمبر	درآمدات (سی آئی ایف - وفاقی دفتر شماریات)
27.1	13.7	5.1	جولائی تا دسمبر	نگین حاصل (ایف بی آر)
10.9	14.3	8.7	جولائی تا دسمبر	صارف اشاریہ قیمت (مدت کی اوسط) <sup>1</sup>
6.2	5.4	4.3	جولائی تا دسمبر	نجی شعبے کا قرضہ
5.7	9.0	6.6	جولائی تا دسمبر	زر کی رسد (زر 2)
ارب امریکی ڈالر				
17.0	17.2	15.0	31 دسمبر	مجموعی سیال ذخائر <sup>2</sup>
6.3	5.3	4.5	جولائی تا دسمبر	ملکی ترسیلات زر
0.4	1.0	1.1	جولائی تا دسمبر	خالص بیرونی سرمایہ کاری
جی ڈی پی کا فیصد <sup>3</sup>				
2.5	2.7	2.7	جولائی تا دسمبر	مالیاتی خسارہ
3.3	2.7	3.3	جولائی تا دسمبر	تجارتی خسارہ
0.9	0.0	1.4	جولائی تا دسمبر	جاری کھاتے کا خسارہ
1 اساسی سال - م 08ء				
2 اسٹیٹ بینک اور کرنل بینکوں کے پاس				
3 نسب نمائیں پورے سال کی جی ڈی پی پر مبنی				
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

مالی سال 12ء کا نصف حصہ گزرنے کے بعد معیشت میں معتدل بحالی کی علامات دیکھنے میں آرہی ہیں۔ ابتدائی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اجناس کے پیداواری شعبے خصوصاً زراعت کی کارکردگی توقع سے بہتر ہے۔ خدمات کے شعبے کو بھی خردہ تجارتی سرگرمیوں، مال برداری میں تیزی اور بینکاری شعبے کی نفع یابی میں اضافے سے فائدہ پہنچے گا۔ اہم غذائی اشیا کی وافر مقدار میں دستیابی اور سیلاب کی وجہ سے رسد میں توقع سے کم تعطل نے زیر جائزہ مدت کے دوران گرامی کے دباؤ کو کم رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔

مثبت پیش رفت کے باوجود معاشی استحکام کو لاحق خطرات بڑھ گئے ہیں۔ خاص طور پر بیرونی شعبے کی صورتحال توقع سے زیادہ تیزی کے ساتھ بگڑ گئی اور مالی اور سرمایہ جاتی رقوم کی آمد میں کمی اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر اور پاکستانی روپے پر دباؤ بڑھانے کا باعث بنی۔ اس کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک سے حکومت کی قرض گیری نے سیالیت کے

انتظام کو مشکل بنادیا۔ توانائی کی قلت پیداواری سرگرمیوں خصوصاً صنعتی شعبے کی سرگرمیوں کو محدود کر رہی ہے۔ اجناس کے پیداواری شعبوں میں امکان ہے کہ خریف کی فصلیں مالی سال 12ء کی نمو کے اہداف حاصل کر لیں گی۔<sup>1</sup>

<sup>1</sup> تاہم، ابتدائی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ گندم کا زیر کاشت رقبہ (ریج کی فصل) گذشتہ برس کے 8.9 ملین ہیکٹر کے مقابلے میں کم ہے۔

خوش قسمتی سے سندھ میں سیلاب کے باعث کپاس کی فصل کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی پنجاب میں زائد پیداوار نے کر دی۔ اس کی اہم وجوہات میں اعلیٰ معیار کے بیجوں کا استعمال، پانی کی دستیابی میں بہتری اور گزشتہ برس فصلوں کی بلند قیمتوں کے باعث زیر کاشت رقبے میں اضافہ شامل ہیں۔

تاہم اس حوصلہ افزا کارکردگی کے باوجود قیمتوں میں کمی کے باعث کاشت کاروں کو پیداوار میں اضافے سے زیادہ فائدہ پہنچنے کی امید نہیں۔<sup>2</sup> اس کے ساتھ ساتھ خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت (خصوصاً کھاد) نے کاشت کاروں کے مارجن کو کم کر دیا ہے۔ اسی لیے امکان ہے کہ فارم کی آمدنی گزشتہ برس کے مقابلے میں کم رہے گی۔

چھوٹی فصلوں کی پیداوار میں اضافے اور اہم غذائی اشیاء کے وافر ذخیرے سے مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران گرانے کے دباؤ کو کم کرنے میں مدد ملی۔<sup>3</sup> صارف اشاریہ قیمت گرانے کو دسمبر 2011ء میں ایک ہندسی سطح (9.7 فیصد) تک لانے میں اس عامل نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ یہ سطح اکتوبر 2009ء کے بعد سے پہلی بار دیکھنے میں آئی ہے۔ تاہم عمومی گرانے میں کمی کے رجحان کا تسلسل برقرار نہیں رہے گا۔ قوزی گرانے (غیر غذائی غیر توانائی) میں کمی کے آثار نہیں ہیں اور صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں شامل نصف اجناس میں ابھی تک دو ہندسی گرانے کا رجحان ہے۔<sup>4</sup> اس کی متعدد وجوہات میں مندرجہ ذیل شامل ہیں: (1) سرکاری قیمتوں میں اضافے کا رجحان، خصوصاً پیٹرولیم مصنوعات میں (2) ملکی کرنسی کی قدر میں کمی خاص طور پر سال کی دوسری سہ ماہی کے دوران اور (3) گرانے کی توقعات کی بحالی کے ساتھ ساتھ نومبر 2011ء سے اسٹیٹ بینک سے حکومت کی قرض گیری۔

اسٹیٹ بینک کی جانب سے پالیسی ریٹ میں کٹوتی کے بعد قرض گیری کی لاگت میں کمی کے باوجود مجموعی طلب کے جزو سرمایہ کاری میں بہتری نہیں آسکی۔<sup>5</sup> مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں صرف 3.5 فیصد کی توسیع ہوئی جبکہ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی میں 8.4 فیصد اضافہ دیکھا گیا تھا۔ زیر جائزہ ششماہی کے دوران معین سرمایہ کاری قرضوں میں 8.5 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی جبکہ گزشتہ برس 8.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ معین سرمایہ کاری قرضوں کی پست طلب کا اہم سبب توانائی کی مسلسل قلت، امن و امان کی خراب صورتحال اور صنعتی شعبے میں موجود اضافی پیداواری گنجائش ہے۔

جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب بھی پست رہی کیونکہ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں 99.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ

2 پچھلی (بیجوں والی کپاس) کی ملکی قیمتیں مارچ 2011ء کی بلند ترین سطح 5767 روپے فی 40 کلوگرام سے گر کر دسمبر 2011ء میں 2050 روپے پر آ گئیں یعنی 64.5 فیصد کمی ہوئی۔ کاشت کار گنے کی بہتر قیمت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اگرچہ گنے کی عمدہ فصل اور پھل کاری کے موسم میں تاخیر کے باعث اس قیمت پر دباؤ ہے۔ جہاں تک چاول کا تعلق ہے اس کی ملکی قیمتیں گزشتہ برس کے مقابلے میں تھوڑی سی زیادہ ہیں لیکن چاول کی مجموعی پیداوار میں غیر باسکٹ اقسام کے قدرے بلند حصے اور عالمی منڈی میں اس کے نرخوں میں بتدریج کمی نے چاول کی برآمدات سے مضبوط آمدنی کے امکان کو کم کر دیا ہے۔

3 غذائی گرانے جون 2011ء کے 15.9 فیصد کی سطح سے تیزی کے ساتھ گر کر دسمبر 2011ء میں 9.5 فیصد کی بلند سطح پر آ گئی ہے۔

4 اگر صارف اشاریہ قیمت باسکٹ سے آلو، پیاز اور پیچنی کو منہا کر دیں تو دسمبر 2011ء میں سال گرانے 11 فیصد تک تھی۔

5 دسمبر 2011ء میں نئے قرضوں پر ہوزن اوسط شرح سود گر کر 13.2 فیصد ہو گئی جو کہ جولائی 2011ء میں 14.6 فیصد تھی (اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں کٹوتی سے پہلے)۔

گذشتہ برس 131.3 ارب روپے بڑھے تھے۔ اس کی وجوہات یہ ہیں: (1) کپاس کی قیمتوں میں کمی نے ٹیکسٹائل شعبے میں جاری قرضوں کی ضروریات کو کم کر دیا جبکہ ان کے پاس مالی سال 11ء میں ہونے والا منافع بھی موجود تھا اور (2) شوگر ملیں گذشتہ برس کے ذخیرے کو فروخت نہ کر پائیں اس لیے بھی نئے قرضوں کی موسمی طلب میں کمی ہوئی۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت کو ٹی سی پی کے ذریعے مداخلت کرتے ہوئے 378,000 ٹن چینی مارکیٹ سے خریدنا پڑی جس سے شوگر ملوں کو بینکوں سے لیے گئے قرضے واپس کرنے میں مدد ملی۔

قرضوں کی طلب میں کمی قابل فہم ہے تاہم کمرشل بینکوں سے حکومت کی بھاری مقدار میں قرض گیری سے بھی قابل قرض رقوم کم ہونیں جنہیں نجی شعبے میں استعمال کیا جاسکتا تھا۔ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اعانتہ میزانیہ کے لیے حکومت کے قرضے گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں دگنے ہو گئے۔ اگرچہ حکومت نے جو قرضے (391 ارب روپے) لیے تھے ان کے بڑے حصے کو توانائی کے شعبے کی پی ایس این کے رقوم کے تصفیے اور خریداری کرنے والی سرکاری ایجنسیوں (جو گردش قرضہ کے نام سے مشہور ہیں) کو زراعت کی ادائیگیوں کے لیے استعمال کیا گیا تاہم خسارے کی مالکاری کے لیے براہ راست 365 ارب روپے کا قرضہ لیا گیا جو گذشتہ برس حاصل کیے گئے 308.5 ارب روپے سے زیادہ ہے۔

حکومتی قرض گیری کے اجزائے ترکیبی کا گرانی کی مالکاری کی طرف جھکاؤ زیادہ تشویش کا باعث ہے۔ مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے اعداد و شمار سے نشاندہی ہوتی ہے کہ حکومت اسٹیٹ بینک سے خالص قرض گیری کی سہ ماہی حد کو صفر تک رکھنے پر کاربند نہیں رہ سکی۔ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسٹیٹ بینک سے حکومت کے قرضوں میں نومبر کے بعد سے تیزی آئی ہے اور یہ مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی میں 219.2 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ اسٹیٹ بینک کے قرضوں پر انحصار کا سبب یہ ہے کہ حکومت کو دسمبر 2011ء میں عرصیت مکمل کرنے والے ٹی بلز کے اجزائے ثانی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اسٹیٹ بینک کی سہ ماہی و سالانہ جائزہ رپورٹوں اور زرعی پالیسی بیانات میں اس سے منسلک خطرات کی نشاندہی کی جا چکی ہے۔

مالیاتی سرگرمیوں کے جامع سرکاری اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی میں خسارہ جی ڈی پی کے 2.5 فیصد تک رہے گا (جدول 1.1)۔ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں یہ خسارہ کچھ کم ہے۔ اچھی خبر یہ ہے کہ خسارے میں یہ کمی محصولات کی وجہ سے آئی۔ ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھ کر 840.1 ارب روپے تک پہنچ گئیں جس سے 27.1 فیصد سال بسال نمو ظاہر ہوتی ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک کے 104 ارب روپے کے منافع سے غیر ٹیکس محاصل کو فائدہ پہنچا ہے۔ اس سے قطع نظر یہ ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس محدود مالیاتی خسارے کی مالکاری گذشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں زیادہ دشوار تھی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، مالکاری کا بوجھ ملکی ذرائع پر پڑا ہے کیونکہ بیرونی ذرائع سے آنے والی مجوزہ رقوم حاصل نہیں ہو سکیں۔ خصوصاً، اتحادی سپورٹ فنڈ اور یورو بانڈ کی وصولیوں کے متعلق غیر یقینی صورتحال برقرار ہے۔

زرمبادلہ رقوم کی آمد میں سست روی نے ملک کے ادائیگیوں کے توازن کے متعلق خدشات کو بڑھا دیا ہے۔ خصوصاً، مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی بیرونی کھاتے کے خسارے میں ایک ارب ڈالر کا اضافہ ہوا ہے اور یہ پہلی سہ ماہی کے 0.8 ارب

ڈالر سے بڑھ کر مالی سال کی پہلی ششماہی میں 1.8 ارب ڈالر تک پہنچ گیا ہے (جدول 1.1)۔ ادائیگیوں کے توازن کے اجزائے ترکیبی سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 2.2 ارب ڈالر ہو گیا جبکہ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً صفر تھا۔

جاری کھاتے کی ایک مثبت پیش رفت کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافہ ہے جو سال کی پہلی ششماہی میں 6.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ ترسیلات زر کے علاوہ جاری کھاتے کے دیگر اجزاء میں زیر جائزہ مدت کے دوران لگاؤ دیکھا گیا۔ درآمدی بل کے بڑھنے کا سبب تیل کی بلند عالمی قیمتیں اور کھاد کی یک بارگی درآمد ہے۔ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات کو بڑھانے میں صرف ان دو اجزاء کا حصہ 60 فیصد بنتا ہے۔ دوسری جانب برآمدات کی نمو سست روی کا شکار ہو کر 3.9 فیصد ہو گئی جبکہ گذشتہ مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران ان میں 18.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔<sup>6</sup> سست روی زیادہ بڑی حد تک دوسری سہ ماہی میں مرکوز رہی جبکہ سہ ماہی کے تینوں مہینوں کی برآمدات میں سال بھر کی دیکھی گئی۔ برآمدات میں کمی کا بنیادی سبب مقدار کا گھٹنا ہے جس سے ملکی ساختی کمزوریوں کی نشاندہی ہوتی ہے کیونکہ پیشتر ٹیکسٹائل اشیا کی اکائی قدروں (قیمتوں) میں مجموعی طور پر اضافہ دیکھا گیا۔

جدول 1.2: اہم معاشی اظہاریوں کے متعلق اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں			
م 12ء	م 11ء	م 12ء	م 11ء
اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں	اصل	سالانہ منصوبہ	اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں
فیصد نمو			
جی ڈی پی	2.4	4.2	3.0
صارف اشاریہ قیمت گرانی	13.7	12.0	11
زریعہ	15.9		12
ارب امریکی ڈالر			
کارکنوں کی ترسیلات زر	11.2	12.0	12
برآمدات (ایف او بی۔ ادائیگیوں کا توازن)	25.4	25.8	24.1
درآمدات (ایف او بی۔ ادائیگیوں کا توازن)	35.8	38.0	40.3
جی ڈی پی کا فیصد			
مالیاتی خسارہ	6.6	4.7	5.5
جاری کھاتے کا خسارہ	-0.1	0.6	1.5
نوٹ: مالیاتی و جاری کھاتے کے خسارے کے اہداف اور جی ڈی پی کے تناسبات مالی سال 12ء کی بجٹ دستاویز میں دی گئی نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں، جبکہ ان کی پیش گوئیاں سال کے لیے تخمینہ شدہ نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں۔			
* م 12ء کے لیے مالیاتی خسارے کا نظریاتی شدہ ہدف جی ڈی پی کا 4.0 فیصد بنتا ہے۔			
۸ ماہ پر مبنی منظر نامے میں ایف بی آر ٹیکس حاصل میں کمی، 3 جی آکسٹوں کی بنیادی کی قوم نہ ملنا، اتحادی سپورٹ فنڈ میں کمی، مہربانی حکومتوں کے لیے متوازن بجٹ اور اخراجات کا ہدف سے تجاوز ہونا شامل ہیں۔			

ان کمزوریوں کے باوجود پاکستان کی تاریخ کے پیش نظر جاری کھاتے کے خسارے کا حجم زیادہ تشویش کا باعث نہیں ہونا چاہیے۔ اصل چیلنج جاری کھاتے کی مالکاری ہے کیونکہ قرضہ اور غیر قرضہ دونوں رقوم کی آمد میں کمی آئی ہے۔ سہ ماہی اعداد و شمار سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مالی / سرمایہ کھاتوں دونوں میں 0.4 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا، جس سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی بیرونی خسارے کی مالکاری زرمبادلہ کے ذخائر کو استعمال میں لاتے ہوئے کی جائے گی۔ اس لیے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران 1.9 ارب ڈالر کی کمی ہوئی اور یہ 12.9 ارب ڈالر کی سطح پر آگئے۔ ذخائر میں اس کمی کے ساتھ ساتھ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی واقع ہوئی اور سال کی پہلی ششماہی کے دوران اس کی قدر 4.4 فیصد تک گر گئی۔

6 تجارتی اعداد و شمار ایف بی ایس کے ڈیٹا پر مبنی ہیں۔

### مستقبل کے امکانات

مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران ہونے والی پیش رفت سے نشاندہی ہوتی ہے کہ معاشی استحکام کو بیرونی شعبے اور مالیاتی امور کی کمزوریوں سے خطرات لاحق ہیں۔ جہاں تک حقیقی شعبے کا تعلق ہے اس میں دسمبر 2011ء میں اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ کی اشاعت کے بعد سے کچھ بہتری آئی ہے۔ اب بھی توقع ہے کہ معیشت کی شرح نمو 3 سے 4 فیصد رہے گی (جدول 1.2)۔ رسدی عوامل (غذائی) کی سازگار صورت حال کے باعث گرانی کے امکانات میں کچھ بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ توقع ہے کہ گرانی مالی سال 12ء کے دوران 11 تا 12 فیصد کی حد میں رہے گی۔

مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران پست مالیاتی خسارے کے باوجود توقع ہے کہ پورے سال میں مجموعی مالیاتی خسارے کو اس کے نظر ثانی شدہ ہدف جی ڈی پی کے 4.7 فیصد تک محدود رکھنا دشوار ہوگا۔ گذشتہ برسوں کے سہ ماہی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال کی دوسرے ششماہی میں خسارہ قدرے بلند سطح پر رہتا ہے۔ مالیاتی خسارے کے نظر ثانی شدہ ہدف کے حصول کا انحصار ان رقوم کے ملنے پر ہے: (1) صوبائی حکومتوں کے تنجین شدہ فاضل، جن کے توقع سے کم رہنے کا امکان ہے<sup>7</sup> (2) غیر ٹیکس محاصل جن کا انحصار اتحادی سپورٹ فنڈ پر ہے اور 3 جی اے انسوں کی نیلامی سے ملنے والی رقوم<sup>8</sup> اور (3) اخراجات پر سخت کنٹرول۔

خسارے کی مالکاری کا بوجھ بینکاری نظام خصوصاً کمرشل بینکوں پر پڑے گا۔ نجی شعبے کے لیے قرضوں کی رسد میں کمی کے متعلق بڑھتے ہوئے خدشات کے علاوہ اسٹیٹ بینک کی حکومت سے دوبارہ قرض گیری سے معیشت میں گرانی کی توقعات پیدا ہوتی ہیں۔

بیرونی شعبے میں جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی پی کے 1.5 تا 2.5 فیصد رہنے کی توقع ہے اور اس پیش گوئی میں اضافے کی طرف جھکاؤ ہے۔ مالی و سرمایہ جاتی رقوم کی آمد میں کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس معتدل جاری کھاتے کے خسارے کو پورا کرنا دشوار ہو سکتا ہے۔ منڈی کے شرکاء کی تشویش بڑھ رہی ہے کہ آیا بازار مبادلہ میں استحکام لانے کے لیے متوقع بیرونی رقوم بروقت مل سکیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ مالی سال 12ء کی دوسری ششماہی میں آئی ایم ایف کے قرضوں کی مرحلہ وار واپسی (1.1 ارب ڈالر) شروع ہو جائے گی جس سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی ہو سکتی ہے۔

7 مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے اعداد و شمار سے نشاندہی ہوتی ہے کہ صوبائی حکومت کے بجٹ میں مجموعی طور پر 20.6 ارب روپے کی رقم فاضل ہے جبکہ پورے سال کے لیے 125 ارب روپے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔

8 پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کی جانب سے 3 جی/4 جی اے انسوں کی نیلامی کے لیے اظہار دلچسپی کی درخواستیں طلب کرنا ایک اہم پیش رفت ہے۔ اس سے حاصل ہونے والی رقوم سے مالیاتی خسارے اور ادائیگیوں کے توازن کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔